بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۳۰ ہجرت ۱۳۴۶ ہش ۱۹ صفر ۱۳۸۷ھ ۳۰ مئی ۱۹۶۷ء	نمبر ۱۱۶

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۲۹ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

• ربوہ ۲۹ مئی۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے اور ٹانگ کے کھچاؤ میں بھی پہلے کی نسبت بہت افاقہ ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

خلافت خدائی جماعت کے حق میں آبِ حیات کا حکم رکھتی ہے

نبوت کے بعد خلافت ہی افرادِ جماعت کی فلاح و نجاح کا واحد ذریعہ ہوتی ہے

ہمارا فرض ہے کہ ہم خلافت کے ساتھ دلی طور پر وابستہ رہیں اور پوری خوشدلی کے ساتھ اطاعت بجا لائیں

یومِ خلافت کے موقعہ پر ربوہ میں عظیم الشان جلسہ کا انعقاد۔ علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ــــ مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۶۷ء بروز ہفتہ ربوہ میں یوم خلافت پورے اہتمام سے منایا گیا۔ اس روز مسجد مبارک میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کی زیر صدارت بہت وسیع پیمانے پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں علمائے سلسلہ نے نظام خلافت کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالی کر قرآن مجید، احادیث نبوی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پُر معارف تحریرات نیز حضرت خلیفۃ المسیح اول اور المصلح الموعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ارشادات کی روشنی میں اس امر کو بڑی عمدگی سے واضح فرمایا کہ خلافت اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم الشان نعمت ہے خدائی جماعت کے حق میں (جسے اللہ تعالیٰ اس عظیم الشان نعمت سے سرفراز فرماتا ہے) یہ آبِ حیات کا حکم رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے جماعت بحیثیت جماعت خلافت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی اور دنیا میں اپنی زندگی کا ثبوت نہیں دے سکتی۔ اسی طرح نبوت کے بعد خلافت ہی افراد جماعت کی فلاح و نجاح کا واحد ذریعہ ہوتی ہے۔ جو شخص خلیفۂ وقت سے روگردانی اختیار کرتا ہے اور ان کی ہدایات پر نہیں چلتا وہ نجات نہیں پا سکتا۔ کیونکہ قرآن مجید ایسے روگردان کے لئے نجات کا دروازہ بند قرار دیتا ہے۔ لہٰذا جماعت احمدیہ کے افراد کا جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں خلافت کی عظیم الشان نعمت سے نوازا ہے اولین فرض ہے کہ وہ اس نعمت خداوندی کی قدر کریں۔ اس کی عظمت و اہمیت کو پہچانیں۔ اور محبت کے رنگ میں رنگین ہو کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذوق و شوق بشاشت اور خوشدلی کے ساتھ اطاعت بجا لائیں اور آپ کے ہر حکم پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے غلبۂ اسلام کی راہ میں کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ اسی میں جماعت کی زندگی اور ہر فرد جماعت کی فلاح و نجاح مضمر ہے۔

جلسہ کی مختصر روداد

وکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے اس جلسہ میں اہل ربوہ جن میں مرد عورتیں نوجوان اور بچے سب شامل تھے۔ دلی ذوق و شوق کے ساتھ بہت کثیر تعداد میں شامل ہوئے مسجد مبارک کا مسقف حصہ اور صحن پُر شوق و ہمہ تن گوش سامعین سے بھرا ہوا تھا۔

کارروائی کا آغاز حسب پروگرام ٹھیک ۸ بجے صبح تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی۔ آپ نے سورۂ نور کا ساتواں رکوع پڑھا جو وعدہ استخلاف پر مشتمل ہے۔ بعدہ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب کارکن دفتر امور عامہ نے حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل رضی اللہ عنہ کی نظم "خلافت کی اہمیت" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

تلاوت و نظم کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب صدر جلسہ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے قدرت اولیٰ اور قدرت ثانیہ یعنی نبوت اور خلافت کے باہمی تعلق اور ان کی عظیم الشان برکات کو واضح کیا۔ اور احباب کو توجہ دلائی کہ وہ خدا کی قدرت اولیٰ کو بھی یاد رکھیں۔ کیونکہ وہ اس بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے جس پر جماعت قائم ہوتی ہے۔ اور وہ اس قدرت ثانیہ کی اہمیت و عظمت کو بھی سمجھیں۔ کیونکہ نبوت کے بعد وہ بھی خدا کے ہاتھ سے ہی قائم ہوتی ہے۔ اور عظمت و اہمیت کو سمجھنے کا طریق یہ ہے کہ وہ خلافت کے ساتھ دلی محبت و عقیدت سے وابستہ رہیں۔ اور خوش دلی کے ساتھ پوری پوری اطاعت بجا لائیں۔ آپ نے وَ ذَکِّرْهُمْ بِاَیّٰمِ اللّٰہِ کے تحت یوم خلافت کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی اور احباب کو جلسہ کے پروگرام سے آگاہ کر کے اس سے صحیح رنگ میں استفادہ کرنے کی تلقین فرمائی۔

مقام خلافت اور اس کی اہمیت

حسب پروگرام سب سے پہلے محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اصلاح و ارشاد نے مقام خلافت اور اس کی اہمیت پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ ہر نبوت کے بعد خلافت قائم کرتا ہے۔ تا کہ نبی کے کاموں کی انجام دہی کا سلسلہ اس کے بعد بھی جاری رہے۔ نبی کے بعد تلاوت آیات، تزکیہ نفوس، تعلیم کتاب اور حکمت معرفت کی تعلیم کا سلسلہ خلافت کے بغیر کما حقہ جاری رہ ہی نہیں سکتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت استخلاف میں خلافت کے قیام کا وعدہ فرمایا اور غرض اس کی یہ بیان کی کہ تا دین کو تمکنت نصیب ہو اور اسے مضبوط کر دیا جائے۔ دین مضبوط نہیں ہو سکتا جب تک کہ یہ چار کام کما حقہ انجام پذیر نہ ہوں۔ تعلیم کا تزکیہ خلیفہ ہی کر سکتا ہے۔ جسے خدا بناتا اور اس منصب پر فائز کرتا ہے۔ کوئی سوسائٹی یا انجمن یہ کام نہیں کر سکتی۔ پس خلافت دین کو تمکنت بخشنے کا ایک آسمانی ذریعہ ہے نیز جماعت اور افراد جماعت کو زندگی بخشنے کا ایک حتمی وسیلہ ہے۔

آپ نے قرآن مجید کی آیات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے واضح فرمایا۔ خلافت کے بغیر جماعت بحیثیت جماعت زندہ نہیں رہ سکتی۔ وہ جماعت کے حق میں آب حیات کا حکم رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے ربانی خلیفہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۶۷ء

اسلام اور علومِ جدیدہ

پیرزادہ شریف الدین وزیر خارجہ پاکستان نے بین الاقوامی سمپوزیم میں جو موتمر عالمی اسلامی کے زیر اہتمام ۲۴ اپریل ۱۹۶۷ء کو لاہور میں منعقد ہوا تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ

"اعلیٰ معیار زندگی اور جدید سائنسی علوم میں ترقی کے لئے مسلمانوں کو اپنی مخصوص ثقافت اور طریق زندگی کے اصولوں کو قربان کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہم ایسی منطق کے آگے گھٹنے نہیں ٹیک سکتے۔ جو یہ تصور دیتی ہے کہ بیسویں صدی کی سائنسی ترقیوں کے حصول کے لئے ہمیں وہ سب کچھ ترک کرنا پڑے گا۔ جو صدیوں تک ہمیں عزیز رہا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مسلم دنیا کو جس جدید چیلنج سے آج دوچار ہونا پڑ رہا ہے۔ وہ ان اقدار کا ارتقائی عمل ہے جو اسلامی نظریات میں مضمر ہے۔ ایسی مادی ترقیوں سے۔ جو زمانہ حال کا تقاضا ہے۔ اسلام خائف نہیں بلکہ وہ ان کا موید ہے"

وزیر خارجہ نے جو کچھ فرمایا ہے درست ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس امر کی وضاحت آج سے ۷۶ سال پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت واشگاف الفاظ میں کردی ہوئی ہے۔ چنانچہ اس کے ثبوت میں ہم ان کالموں میں آپ کی کئی ایک تحریریں پہلے بھی پیش کر چکے ہیں۔ جو آپ نے سرسید مرحوم کی تردید میں لکھی ہیں اور جن میں آپ نے بڑی تحدی کے ساتھ دعوے کیا ہے کہ اسلام موجودہ فلسفہ اور سائنس سے قطعاً مرعوب نہیں ہے۔ یہاں ہم چند سطور پھر یاددہانی کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے۔ اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کرکے بے دل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں۔ یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں۔ بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں۔ مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے"

(آئینہ کمالات اسلام حاشیہ صفحہ ۲۵۴)

یہی نہیں آپ نے بار بار احباب کو علوم جدیدہ کے حصول کے لئے ترغیب دلائی ہے اور بتایا ہے کہ جدید علوم سے اسلام کے اور بھی جوہر کھلتے ہیں۔ آپ نے اس امر کو ثابت کرنے کے لئے یہ روشن دلیل دی ہے کہ خدا کا کلام اور خدا کا فعل متضاد نہیں۔ بلکہ وہ باہم متحد متفق ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِىْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ یعنی یہ سارا صحیفہ قدرت کے مضبوط صندوق میں محفوظ ہے۔ کیا مطلب کہ یہ قرآن کریم ایک چھپی ہوئی کتاب میں ہے۔ جس کو صحیفہ فطرت کہتے ہیں۔ یعنی قرآن کریم کی ساری تعلیم کی شہادت قانون قدرت کے ذرہ ذرہ کی زبان سے ادا ہوتی ہے۔ اس کی تعلیم اور اس کی برکات کتھا کہانی نہیں جو مٹ جائیں۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۶۴-۶۵)

حدیث النبیؐ

غصہ سے بچنے کی تاکید

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور سے عرض کی کہ مجھے کچھ وصیت فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا "غصہ نہ کیجئو"۔ اس نے کئی مرتبہ دریافت کیا۔ آپؐ نے یہی فرمایا کہ "غصہ نہ کیجئو"۔

(تجرید بخاری صفحہ ۹۳۶)

ہے ناصرِ دیں زینتِ ایوانِ خلافت

اللہ نے باندھا ہے یہ پیمانِ خلافت
اعمال مناسب ہوں اور ایمانِ خلافت

جس طرح ملا پہلوں کو تم کو بھی ملے گا
پہلوں کی طرح پاؤ گے فیضانِ خلافت

دی ہم کو بشارت یہ مسیحائے زماں نے
ہے قدرتِ ثانی سے غرض شانِ خلافت

اترا بھی نہ تھا قبر میں وہ جسمِ مبارک
اللہ نے خود کر دیا سامانِ خلافت

اللہ کی رحمت کا ہے تنویرؔ نزول آج
ہے ناصرِ دیں زینتِ ایوانِ خلافت

تنویرؔ

"میں ان مولویوں کو غلطی پر جانتا ہوں جو علوم جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں۔ وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علوم جدیدہ کی تحقیقات اسلام سے بدظن اور گمراہ کر دیتی ہے۔ اور وہ یہ قرار دیئے بیٹھے ہیں۔ کہ گویا عقل اور سائنس اسلام سے بالکل متضاد چیزیں ہیں۔ چونکہ خود فلسفہ کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس لئے اپنی اس کمزوری کو چھپانے کے لئے یہ بات تراشتے ہیں۔ کہ علوم جدیدہ کا پڑھنا ہی جائز نہیں۔ ان کی روح فلسفہ سے کانپتی ہے۔ اور نئی تحقیقات کے سامنے سجدہ کرتی ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ [illegible])

قسط سوم

رسومات و بدعات کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم الشان جہاد

(مکرم مرزا محمد سلیم صاحب اختر شاھد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم بوریوالہ ضلع ملتان)

(تسلسل کے لئے دیکھیں الفضل ۱۰ رمئی ۱۹۶۷ء)

گیارھویں رسم مسلمانوں نے یہ اپنائی ہے کہ میّت کے ساتھ روٹیاں یا کوئی اور چیز پکا کر لے جاتے ہیں اور میّت کو دفن کرنے کے بعد اُسے تقسیم کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس بارہ میں سوال کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا:۔

"سب باتیں نیّت پر موقوف ہیں اگر یہ نیّت ہو کہ اس جگہ مساکین جمع ہو جایا کرتے ہیں اور مُردے کو صدقہ پہنچ سکتا ہے ادھر وہ دفن ہو ادھر مساکین کو صدقہ دے دیا جاوے تاکہ اس کے حق میں مفید ہو تو یہ ایک عُمدہ بات ہے لیکن اگر صرف رسم کے طور پر یہ کام کیا جاوے تو جائز نہیں ہے کیونکہ اس کا ثواب نہ مُردے کے لئے اور نہ دینے والوں کے واسطے اس میں کچھ فائدے کی بات ہے"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۴۴)

اِس حوالے سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ جو لوگ محض اس لئے قبرستان میں کوئی چیز تقسیم کے لئے لے جاتے ہیں کہ ان کے علاقہ میں ایسا رواج ہوتا ہے اس کا قطعاً کوئی فائدہ نہیں۔

بارھویں بدعت مسلمانوں نے یہ اختیار کی ہے کہ کسی شخص کے مرجانے پر اسقاط لحد وغیرہ کی رسم ادا کرتے ہیں۔ اس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے:۔

"بالکل بدعت ہے اور ہرگز اس کے واسطے کوئی ثبوت سُنّت اور حدیث سے ظاہر نہیں ہو سکتا۔"

(بدر ۶ رفروری ۱۹۰۶ء)

تیرھویں بدعت مسلمان فقراء نے یہ اختیار کی ہے کہ وہ جوگیا رنگ کے کپڑے پہنتے ہیں بعض ہاتھوں میں چوڑیاں پہنتے ہیں۔ بعض زنانہ لباس اختیار کر لیتے ہیں۔ دراصل یہ سب تکلفات ہیں مگر اس کے برعکس آنحضرت صلعم کی شان یہ ہے کہ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَکَلِّفِیْنَ۔ اہل اللہ کے ہاں کوئی تکلف اور کسی قسم کی بناوٹ نہیں ہوتی۔ تمام انبیاء جو دنیا میں آئے وہ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے لوگوں کے بارہ میں فرمایا:۔

"میں یقیناً جانتا ہوں کہ اس قسم کی باتیں شعائرِ اسلام میں سے نہیں ہیں بلکہ ان لوگوں نے یہ امور بطور رسوم ہندوؤں سے لئے ہیں بلکہ اور بھی بہت سی باتیں جو انہیں سے لی گئی ہیں جیسے دم کشی وغیرہ۔"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۷۶)

چودھویں رسم جو مسلمانوں میں بکثرت پائی جاتی ہے وہ یہ کہ مساجد میں معاوضہ پر امام رکھتے ہیں اس سے ایک غرض تو یہ ہوتی ہے کہ ہم خواہ مسجد آئیں یا نہ آئیں مسجد آباد رہے امام صاحب آکر چراغ جلا دیا کریں۔ کسی کے ہاں بچّہ پیدا ہوا تو امام صاحب سے کان میں اذان دلوا دی اور اگر کوئی مر گیا تو جنازہ پڑھوا لیا اور بس۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی جو روپیہ کے لئے نماز پڑھتا ہے اس کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے نماز تو خدا کے لئے ہے ۔۔۔۔۔
۔۔۔ ایسا امام جو محض لالچ کے لئے نماز پڑھتا ہے میرے نزدیک خواہ وہ کوئی ہو احمدی ہو یا غیر احمدی اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیئے امام اتقی ہونا چاہیئے بعض لوگ رمضان میں ایک حافظ مقرر کر لیتے ہیں اور اس کی تنخواہ بھی ٹھہرا لیتے ہیں یہ درست نہیں ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی محض نیک نیتی اور خدا ترسی سے اس کی خدمت کر دے تو یہ جائز ہے۔"

(الحکم ۱۰ رنومبر ۱۹۰۵ء)

پندرھویں رسم ختم دینے کی اختیار کر لی گئی ہے اور مُلّا لوگ روٹیوں کے حصول کے لئے لمبی چوڑی سورتیں پڑھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے متعلق فرمایا ہے کہ:۔

"خدا تعالےٰ کے پاک کلام قرآن کو ناپاک باتوں سے ملا کر پڑھنا بے ادبی ہے وہ تو صرف روٹیوں کی غرض سے مُلّاں لوگ پڑھتے ہیں اس ملک کے لوگ ختم وغیرہ دیتے ہیں تو مُلّاں لوگ لمبی لمبی سورتیں پڑھتے ہیں کہ شوربا اور روٹی زیادہ ملے وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا یہ کفر ہے۔"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۱)

سولھویں رسم مولود خوانی کی ہے اگر اس میں صرف آنحضرت صلعم کا تذکرہ ہو تو بڑی اچھی بات ہے مگر اس کے ساتھ ایسی ایسی بدعات اختیار کر لی گئی ہیں کہ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مولود خوانی کے بارہ میں سوال کیا گیا آپؑ نے فرمایا:۔

"آنحضرت کا تذکرہ بہت عمدہ ہے بلکہ حدیث سے ثابت ہے کہ انبیاء اور اولیاء کی یاد سے رحمت نازل ہوتی ہے اور خود خدا نے بھی انبیاء کے تذکرہ کی ترغیب دی ہے لیکن اگر اس کے ساتھ ایسی بدعات مل جاویں جن سے توحید میں خلل واقع ہو تو وہ جائز نہیں۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۱۱)

پھر بعض لوگ محفل مولود میں اچانک کھڑے ہو جاتے ہیں کہ محفل میں آنحضرت صلعم کی رُوح آ گئی ہے حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"مولود کے وقت کھڑا ہونا جائز نہیں ان اندھوں کو اِس بات کا علم ہی کب ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلعم کی رُوح آگئی ہے بلکہ ان مجلسوں میں تو طرح طرح کے بدطینت اور بدمعاش لوگ ہوتے ہیں وہاں آپ کی رُوح کیسے آ سکتی ہے اور کہاں لکھا ہے کہ رُوح آتی ہے وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۱۲)

سترھویں بدعت مزاروں پر عُرس منانا ہے اور جو کچھ ان مواقع پر کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے محفوظ رکھے قبروں کے طواف کئے جاتے ہیں۔ اُن پر غلاف چڑھائے جاتے ہیں۔ قبروں کو بوسے دئے جاتے ہیں۔ عورتیں اور مرد ناچتے ہیں۔ نمازوں کی اِن اوقات میں کوئی پرواہ نہیں کی جاتی۔ طوائفیں بلوا کر گیت سُنے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"شریعت تو اسی بات کا نام ہے کہ جو کچھ آنحضرتؐ نے دیا ہے اُسے لے لے اور جس بات سے منع کیا ہے اس سے ہٹے۔ اب اس وقت قبروں کا طواف کرتے ہیں ان کو مسجد بنایا ہوا ہے عُرس وغیرہ ایسے جلسے نہ منہاجِ نبوّت ہے نہ طریقِ سُنّت ہے۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۶۵)

اٹھارھویں رسم فقراء نے رہبانیت کی اختیار کر لی ہے اس طرح وہ دنیا پر ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ہم نے دنیا کو تیاگ دیا ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہم ہر وقت مصروف ہیں آنحضرت صلعم کا ارشاد ہے کہ لَا رَھْبَانِیَّۃَ فِی الْاِسْلَامِ کہ اسلام میں رہبانیت کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض صحابہ نے اس خواہش کا اظہار کیا تو آپؐ نے اس پر بہت بُرا منایا۔ ایک صحابی کہنے لگے میں ساری عمر شادی نہیں کروں گا دوسرے کہنے لگے میں ساری عمر روزے رکھوں گا آپ نے فرمایا میں شادیاں بھی کرتا ہوں اور روزے بھی رکھتا ہوں جو شخص میری سُنّت سے بے رغبتی کرتا ہے اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اور انسان کا کمال بھی یہی ہے کہ دُنیوی کاروبار میں بھی مصروفیت رکھے اور پھر خدا کو بھی نہ بھولے وہ ٹٹو کس کام کا ہے جو بروقت بوجھ لادنے کے بیٹھ جاتا ہے۔ اور جب خالی ہو تو خوب چلتا ہے وہ فقیر جو دنیوی کاموں سے گھبرا کر گوشہ نشین بن جاتا ہے وہ ایک کمزوری دکھلاتا ہے۔ اسلام میں رہبانیت نہیں ہم کبھی نہیں کہتے کہ عورتوں اور بال بچوں کو ترک کر دو اور دنیوی کاروبار کو چھوڑ دو ۔۔۔۔۔ یاد رکھو وہ شخص جو کہتا ہے کہ جنگل میں

چلا جائے اور اس طرح دنیوی کدورتوں سے بچ کر خدا کی عبادت کرے وہ دنیا سے گھبرا کر بھاگتا ہے اور نامردی اختیار کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۰۷)

انیسویں رسم بعض لوگوں نے یہ اختیار کر لی ہے کہ سر پر ایک بڑی سی لٹ دوسرے بالوں سے علیحدہ رکھ لیتے ہیں جس کو بودی کہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس بارہ میں استفسار کیا گیا آپؑ نے فرمایا:۔

"ناجائز ہے ایسا نہیں چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۱۶)

بیسویں رسم ملانوں نے تعویذ کرنے کروانے کی اختیار کر لی ہے بعض لوگوں کا تو دن رات کام ہی یہی ہے الٹی سیدھی لکیریں کاغذ پر ڈال کر لوگوں کو مرادوں کے حصول کے لئے دیتے ہیں اور ان سے پیسے بٹورتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے ایک رامپوری دوست تھے وہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کچھ حاجات تحریری طور پر پیش کیں حضورؑ نے فرمایا اچھا ہم دعا کریں گے۔ وہ شخص حیران ہو کر پوچھنے لگا آپؑ نے میری عرضداشت کا جواب نہیں دیا۔ حضورؑ نے فرمایا ہم نے تو کہا ہے کہ ہم دعا کریں گے۔ اس پر وہ شخص کہنے لگا کہ حضورؑ کوئی تعویذ نہیں کیا کرتے۔ آپؑ نے فرمایا:۔

"تعویذ گنڈے کرنا ہمارا کام نہیں ہمارا کام تو صرف اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنا ہے۔"

(الحکم ۶۔ اپریل ۱۹۰۸ء)

اکیسویں رسم آجکل کے حافظوں اور قاریوں نے یہ اختیار کی ہے کہ وہ ایک رکعت میں قرآن شریف کو ختم کرنا بڑا کمال سمجھتے ہیں اور انہیں اس بات پر بڑا فخر ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ گناہ ہے اور ان لوگوں کی لاف زنی ہے جیسے دنیا کے پیشے والے اپنے پیشے پر فخر کرتے ہیں ویسے ہی یہ بھی کرتے ہیں۔ آنحضرت صلعم نے اس طریق کو اختیار نہ کیا حالانکہ اگر آپؐ چاہتے تو کر سکتے تھے مگر آپؐ نے چھوٹی چھوٹی سورتوں پر اکتفا کی۔"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳)

بائیسویں بدعت جو ملانوں نے اختیار کر لی ہے وہ یہ کہ ایک نماز قضاء عمری کے نام سے ایجاد کر لی ہے اور سال بھر نمازیں اس لئے نہیں پڑھتے کہ عید الفطر سے جو جمعہ پہلے آئے گا اس دن سارے سال کا قرض چکا دیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے متعلق فرمایا ہے:۔

"میرے نزدیک یہ سب فضول باتیں ہیں۔۔۔۔ اور جو شخص عمداً سال بھر اس لئے نماز ترک کرتا ہے کہ قضاء عمری والے دن ادا کر لوں گا تو وہ گنہگار ہے اور جو شخص نادم ہو کر توبہ کرتا ہے اور اس نیت سے پڑھتا ہے کہ آئندہ نماز ترک نہ کروں گا تو اس کے لئے حرج نہیں۔" (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۳۶۶)

تیئیسویں بدعت بعض اہل اسلام نے یہ اختیار کی ہے کہ وہ جمعہ کے روز جمعہ کی نماز بھی پڑھتے ہیں اور پھر اس احتیاط سے کہ شاید جمعہ ادا نہ ہوا ہو ظہر کی نماز بھی ادا کرتے ہیں اس کا نام ان حضرات نے "احتیاطی نماز" رکھا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس نماز کے ذکر پر فرمایا:۔

"یہ غلطی ہے اور اس طرح سے کوئی نماز بھی نہیں ہوتی کیونکہ نیت میں اس امر کا یقین ہونا ضروری ہے کہ میں فلاں نماز ادا کرتا ہوں۔ اور جب نیت میں شک ہوا تو پھر وہ نماز کیا ہوئی۔" (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۱۲۹)

چوبیسویں رسم نماز کے بعد دعا مانگنا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ آنحضرت صلعم نے کبھی نماز کے بعد دعا نہیں مانگی ہماری غرض صرف یہ ہے کہ لوگ آجکل نماز تو مرغ کی طرح ٹھونگیں مار کر پڑھتے ہیں اور پھر بعد میں ہاتھ اٹھا کر لمبی لمبی دعائیں مانگتے ہیں اُن کو نماز میں لطف ہی نہیں آتا اگر انہیں نماز میں سرور اور لذت حاصل ہوتی تو وہ نماز کو لمبا کرتے اور لذت نماز میں ہی پاتے کیونکہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے

جُعِلَتْ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں دیکھتا ہوں کہ آجکل لوگ جس طرح نماز پڑھتے ہیں وہ محض ٹکریں مارنا ہے ان کی نماز میں اس قدر بھی رقت اور لذت نہیں ہوتی جس قدر نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا میں ظاہر کرتے ہیں کاش یہ لوگ اپنی دعائیں نماز ہی میں کرتے شاید ان کی نماز ہی میں حضور اور لذت پیدا ہو جاتی اسلئے میں حکماً آپ کو کہتا ہوں کہ سردست آپ بالکل نماز کے بعد دعا نہ کریں۔ اور وہ لذت اور حضور جو دعا کے لئے رکھا ہے دعاؤں کو نماز میں پیدا کرنے سے کریں میرا مطلب یہ نہیں کہ نماز کے بعد دعا کرنی منع ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ جب تک نماز میں کافی لذت اور حضور پیدا نہ ہو نماز کے بعد دعا کرنے میں نماز کی لذت کو مت گنواؤ ہاں جب یہ حضور پیدا ہو جاوے تو کوئی حرج نہیں۔"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۳۸)

پچیسویں رسم تسبیح پر گن گن کر ورد کرنا ہے۔ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ذکر کیا کہ بعض مخالف کہتے ہیں کہ یہ لوگ نمازیں تو پڑھتے ہیں مگر تسبیحیں نہیں رکھتے۔ آپؑ نے فرمایا:۔

"صحابہ کے درمیان کہاں تسبیحیں ہوتی تھیں یہ تو ان لوگوں نے بعد میں باتیں بنائی ہیں۔" (بدر ۲۲ مارچ ۱۹۰۶ء)

پھر اسی طرح ایک دفعہ آپؑ نے فرمایا:۔

"تسبیح کرنے والے کا اصل مقصود گنتی ہوتا ہے اور وہ اس گنتی کو پورا کرنا چاہتا ہے۔ اب تم خود سمجھ سکتے ہو کہ یا تو وہ گنتی پوری کرے اور یا توجہ کرے اور یہ صاف بات ہے کہ گنتی کو پوری کرنے کی فکر کرنے والا سچی توجہ کر ہی نہیں سکتا انبیاء علیہم السلام اور کاملین لوگ جن کو اللہ تعالیٰ کی محبت کا ذوق ہوتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے عشق میں فنا شدہ ہوتے ہیں انہوں نے گنتی نہیں کی اور نہ اس کی ضرورت سمجھی۔ اہل حق تو ہر وقت خدا تعالیٰ کو یاد کرتے رہتے ہیں ان کے لئے گنتی کا سوال اور خیال ہی بیہودہ ہے۔ کیا کوئی اپنے محبوب کا نام گن کر لیا کرتا ہے اگر سچی محبت اللہ تعالیٰ سے ہو تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ پھر گنتی کا خیال پیدا ہی کیوں ہو گا وہ تو اسی کے ذکر کو اپنی روح کی غذا سمجھے گا۔۔۔۔ لیکن اگر محض گنتی مقصود ہو گی تو وہ اسے ایک بیگار سمجھ کر پورا کرنا چاہے گا۔"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۸)

چندہ مساجد۔ اور۔ احمدی خواتین

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

یکم مئی تا ۲۲ رمئی چندہ مساجد میں احمدی خواتین کی طرف سے چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ روپے کے وعدہ جات اور سات ہزار آٹھ سو اکتیس روپے کی وصولی ہوئی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔ گویا اس وقت تک وعدہ جات کی کُل مقدار چار لاکھ چھتیس ہزار چار سو چھیاسٹھ روپے اور وصولی کی کُل مقدار تین لاکھ بہتر ہزار تین سو ستاسی روپے تک پہنچ چکی ہے۔

مستورات کی گزشتہ قربانیوں کی رفتار کو دیکھتے ہوئے اس چندہ کی رفتار قدرے کم ہے اب جبکہ مسجد تعمیر ہو چکی ہے اور عنقریب اس کا افتتاح بھی ہونے والا ہے ہماری بہنوں کو اپنی قربانی کی رفتار کو تیز تر کر دینا چاہیئے۔ جو بہنیں اپنا وعدہ ادا کر چکی ہیں ان کو چاہیئے کہ اپنے وعدہ میں کچھ نہ کچھ اضافہ کر کے اس کی جلد از جلد ادائیگی کریں۔ جب مسجد کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا تھا اندازہ دو لاکھ تھا جو بڑھتے بڑھتے پانچ لاکھ تک جا پہنچا۔ ابھی مزید ساڑھے تریسٹھ ہزار کے وعدہ جات اور ایک لاکھ ستائیس ہزار روپے کی وصولی کی ضرورت ہے۔ اور یہ رقم بغیر کسی خاص جدوجہد کے پوری نہیں ہو سکتی۔

جن بہنوں نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا ان تک اس تحریک کو پہنچانا عہدہ داران اور ان خوش قسمت بہنوں کا فرض ہے جو اس تحریک میں حصہ لے چکی ہیں۔ اس وقت اشاعتِ اسلام کے لئے جن کاموں کی ضرورت ہے ان میں سے ایک بہت بڑا کام تعمیر مساجد کا ہے الحمدللہ کہ ہماری جماعت کی خواتین نے اس سے قبل دو مساجد بنانے میں عظیم الشان قربانیوں کا مظاہرہ کیا ہے۔ اب بھی میں امید کرتی ہوں کہ بہنیں اپنی دیرینہ روایات کو قائم رکھیں گی اور مالی قربانیوں میں اپنے سے پہلی بہنوں سے کسی طرح کم نہیں رہیں گی۔

اپنی ضروریات پر دین کی ضرورت کو مقدم رکھتے ہوئے مسجد کے لئے چندہ دیا تا جلد از جلد کُل رقم جو خرچ ہو چکی ہے اس کی ادائیگی کی جا سکے۔ وعدہ جات اور وصولی کی رقوم میں جو فرق ہے اس کا مطلب ہے کہ ابھی چونسٹھ ہزار کی رقم کے وعدے ایسے ہیں جو وصول نہیں ہوئے۔ تمام عہدہ داران لجنات کو ان وعدوں کی وصولی کا بہت جلد انتظام کرنا چاہیئے۔ مومن کا وعدہ تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ سمجھا جائے کہ ادائیگی ہو گئی۔ اسے بار بار یاد دلانے کی ضرورت نہیں۔

بہت سی ایسی جگہیں بھی ہیں جہاں ابھی تک لجنہ کی تنظیم قائم نہیں ہو سکی وہاں کی احمدی مستورات مسجد کا چندہ مردوں کے چندہ کے ساتھ براہِ راست بھجوا سکتی ہیں۔ ہماری پوری کوشش ہونی چاہیئے کہ اس سال کے اختتام تک یہ چندہ ختم ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اشاعتِ اسلام کے لئے ہر چیز ہر وقت قربان کرنے کے لئے تیار رہیں۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

کامل ایمان حاصل کرنے کا طریق

مکرم ملک رفیق احمد صاحب سعید ۔ ربوہ

اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے اور اس کے تمام احکام مکمل اور مفصل طور پر بیان کر دئے گئے ہیں اور اس کا نقطہ مرکزی یہ ہے کہ انسان ایمان کی دولت سے مالامال ہو جائے ۔ یہی وہ مقصد ہے جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے ۔ ایمان کے کامل کرنے کے لئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے طریق بتائے ہیں اور ان میں سے بنیادی طریقے عقائد کے بعد عبادات ہیں اور اس کے ساتھ بہت سی دیگر نیکیاں جو ظاہر میں چھوٹی دکھائی دیتی ہیں لیکن میزان میں بہت بھاری ہیں اور یہ نیکیاں اسلامی آداب میں امتیازی حیثیت رکھتی ہیں اگر ان پر عمل کیا جائے تو انسان کو بڑے بڑے کام سرانجام دینے کی توفیق ملتی ہے ۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ کہ اگر تم سلام کو اپنے درمیان پھیلاؤ تو یہ تمہارے ایمان کی تکمیل کا موجب ہوگا ۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں " سلام " کے متعلق فرماتا ہے :۔

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا
عَلٰۤی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّۃً مِّنْ
عِنْدِ اللّٰہِ مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً

(نور)

یعنی جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے عزیزوں یا دوستوں پر سلام کر لیا کرو یہ اللہ کی طرف سے ایک بڑی برکت والی اور پاکیزہ دعا ہے ۔

سلام کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نیز اس کی ترویج کی طرح متوجہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا ہے ۔ کہ اُن کے پاس چند معزز مہمان آئے تو انہوں نے آتے ہی سلام دیا جس کے جواب میں آپ نے بھی سلام کا جواب دیا گویا کہ خدا تعالیٰ کے مقرب لوگوں کا یہ امتیازی نشان ہے کہ وہ ایک دوسرے سے ملتے ہوئے سلام دیتے ہیں ۔

بہتر اسلام کون سا ہے

ایک دفعہ ایک آدمی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے آپ سے دریافت فرمایا اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ کہ کون سا اسلام زیادہ بہتر ہے ۔

آپ نے فرمایا :۔

تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ
السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ
وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ ۔

(متفق علیہ)

بھوکوں کو کھانا کھلانا اور ہر ملنے والے کو سلام دینا خواہ تم اس کو جانتے ہو یا نہیں ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر بہت سے حقوق ہیں مثلاً یہ کہ اگر بیمار ہو جائے تو اس کی عبادت اور مناسب خدمت کرے اگر فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جائے جب چھینک آنے پر الحمدللہ کہے تو یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہے ، ہر طرح اس کی مدد کرے اور اپنی قسم کو پورا کرے اور ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر یہ حق بھی ہے کہ جب اسے ملے تو اس کو سلام دے ۔ ہمارے محبوب آقا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بڑی تاکید کی ہے احادیث میں " سلام " کے احکام کی تفصیل موجود ہے ۔ اس میں کسی وقت کی قید نہیں اور نہ ہی یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ تم کون ہو بلکہ حکم یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان ملے تو اسے سلام کہو ۔ خواہ اسے تم جانتے ہو یا نہیں ۔

ایمان کے کامل کرنے کا آسان نسخہ

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ

تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم ایمان نہ لاؤ اور تم حقیقت میں ایماندار نہیں بن سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرو فرمایا کیا میں تمہیں ایسا طریق نہ بتاؤں کہ جس پر عمل کرنے کے نتیجہ میں تمہارے درمیان محبت پیدا ہو جائے گی اور وہ یہ ہے کہ اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ ۔ (مسلم)

اس زمانہ میں جب کہ ایمان ثریا تک چلے جانے کے نتیجہ میں ایک دوسرے کے خلاف بغض و عناد پیدا ہو گیا ہے اس کے دور کرنے کا طریق کتنا ہی سہل رنگ میں ہمارے محبوب آقا نے ہمیں بتا دیا ہے اس زمانہ میں جب کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے لوگ قتل و غارت میں مصروف رہتے تھے اور ایک دوسرے کے ساتھ جنگیں کرنا ان کا مشغلہ تھا ۔ اور ہر طرف ضلالت چھائی ہوئی تھی اسلام نے آ کر یہ تعلیم دی ہے کہ اب خوف و ہراس کا زمانہ ختم ہو گیا ہے اور امن و سلامتی کی ہوا چل پڑی ہے اور اس کی ظاہری علامت کے طور پر " سلام " مقرر کیا ۔ تا اسلام قبول کرتے ہوئے امن و سلامتی کا پیغام اس تک پہنچا دیا جائے ۔

جب ہم صبح بیدار ہوں ۔ تو گھر والوں کو سلامتی کا پیغام دیں ، بازار جائیں تو ہر ملنے والے سے گفتگو کرنے سے قبل سلام کی آواز اس کے کانوں تک پہنچے ۔ حضرت طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عمر کے گھر گئے تو انہوں نے فرمایا ۔ کہ چلو بازار چلیں میں نے پوچھا بازار جا کر کیا کریں گے جب کہ آپ نے نہ تو خرید و فروخت کرنا ہے اور نہ کسی چیز کا بھاؤ دریافت کرنا ہے نہ ہی بازار کی کسی مجلس میں بیٹھنا پسند ہے ۔ تو آخر آپ کے جانے کا مقصد کیا ہے ۔ آپؓ نے فرمایا

اِنَّمَا نَغْدُوْا مِنْ اَجْلِ
السَّلَامِ نُسَلِّمُ عَلٰی
مَنْ لَقِیْنَاہُ (موطا)

ہم تو بازار اس لئے جاتے ہیں تا جس کو ملیں اسے سلام دیں ۔ گویا صحابہ کرامؓ میں سلام کے پھیلانے کا از حد شوق تھا ۔

سلام کا طریق

احادیث میں " سلام " کے طریق کے متعلق بہت کچھ درج ہے ۔ ایک حدیث جو بنیادی حیثیت رکھتی ہے ۔ یہاں درج کی جاتی ہے ۔

یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی
الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی
الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ
عَلَی الْکَثِیْرِ ۔

(متفق علیہ)

یعنی سوار چلنے والے کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے بہتوں کو سلام کریں ۔

اللہ تعالیٰ پہلے سلام کرنے والے کو پسند فرماتا ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا ۔

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰہِ
مَنْ بَدَأَھُمْ بِالسَّلَامِ

(ابوداؤد)

کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ترین وہ شخص ہے جو سلام میں ابتدا کرے ۔

جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو تھوڑے سے وقفے کے بعد ملے تو پسندیدہ طریق یہی ہے کہ دوبارہ سلام کرے ۔ ایک دفعہ ایک شخص حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا ۔ آپ نے اس کا جواب دیا اور پھر وہ نماز پڑھنے چلا گیا ۔ اور نماز پڑھ کر اس نے دوبارہ سلام دیا آپ نے دوبارہ جواب دیا اور آپ نے اسے پھر نماز پڑھنے کا حکم دیا وہ دوبارہ جا کر نماز پڑھنے لگا ۔ اور واپس آ کر تیسری بار پھر سلام کیا ۔ آپ نے پھر جواب دیا ۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہیں ہمیں ان کے اسی طرز عمل کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔

گھر میں داخل ہونے پر گھر والوں کو سلام کرنا چاہیئے بچوں کو اس کی تلقین کرنی چاہیئے کہ وہ گھر میں داخل ہوتے ہی اپنے ماں باپ بہن بھائیوں کو سلام کریں ۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس بن مالک کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا

یَا بُنَیَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی
اَھْلِکَ فَسَلِّمْ یَکُنْ بَرَکَۃً
عَلَیْکَ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِکَ

(ترمذی)

اے میرے بیٹے ! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو ان کو سلام کرو ۔ یہ سلام تمہارے لئے اور تمہارے گھر والوں کے لئے برکت کا باعث ہوگا ۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بچوں کے پاس سے گزرتے تھے تو سلام کرتے اور ان کے سلام کا جواب دیتے ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بھی یہ طریق ہے کہ جب بھی آپ بچوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو آپ ہاتھ کے اشارہ سے اُن کو سلام کرتے ہیں اور ان کے سلام کا جواب دیتے ہیں ۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ " اِذَا انْتَھٰی اَحَدُکُمْ
اِلَی الْمَجْلِسِ فَلْیُسَلِّمْ
فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّقُوْمَ
فَلْیُسَلِّمْ " (ترمذی)

یعنی جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں آئے تو چاہیئے کہ سلام کرے اور جب اٹھنے کا ارادہ کرے تو بھی سلام کرے ۔

واقفین وقف عارضی کے نام

(۴)

۶۵۱ -	مکرم مستری برکت علی صاحب	ربوہ
۶۵۲ -	مکرم سردار محمد صاحب	کراچی
۶۵۳ -	مکرم محمد یعقوب صاحب	گوکھووال لائل پور
۶۵۴ -	مکرم میاں جان محمد صاحب	سرشمیر روڈ "
۶۵۵ -	مکرم سید محمود احمد صاحب	فریر روڈ کراچی
۶۵۶ -	مکرم بشیر احمد صاحب	یکانسو آنہ ضلع جھنگ
۶۵۷ -	مکرم محمد افضل صاحب	مانگٹ اونچے
۶۵۸ -	مکرم عبد السلام صاحب	سمن آباد لائل پور
۶۵۹ -	مکرم چوہدری مختار احمد صاحب واہلا	چک ۱۲۴ جنوبی سرگودھا
۶۶۰ -	مکرم محمود احمد صاحب باجوہ	دانہ زید کا
۶۶۱ -	مکرم عبد الغنی صاحب	کولو تارڑ گوجرانوالہ
۶۶۲ -	مکرم عبد الرشید صاحب بھٹی	پیپلز کالونی لائل پور
۶۶۳ -	مکرم مبارک احمد صاحب	پرانی غلہ منڈی لائل پور
۶۶۴ -	مکرم عبد الرحمٰن صاحب	باغبانپورہ لاہور
۶۶۵ -	مکرم شیخ منیر احمد صاحب	گول منشی محلہ مسجد احمدیہ لائلپور
۶۶۶ -	مکرم چوہدری برکت علی صاحب	چک ۱۰۸ ر ب چوہدری والا
۶۶۷ -	مکرم بشیر احمد صاحب	چک ۱۰۳ 6-R بہاول نگر
۶۶۸ -	مکرم محمد شفیع صاحب	چک ۱۶۹ 7-R بہاول نگر
۶۶۹ -	مکرم جہان خان صاحب نمبردار	چک ۷ بار ۳ جھنگ
۶۷۰ -	مکرم مظفر خان صاحب	چک ۱۵۲ شمالی سرگودھا
۶۷۱ -	مکرم محمد معین صاحب اختر	گٹی ضلع لائل پور
۶۷۲ -	مکرم محمد شریف صاحب منگلا	چک ۱۶۸ / ۱۷ سرگودھا
۶۷۳ -	مکرم میاں غلام احمد صاحب	وزیر آباد
۶۷۴ -	مکرم چوہدری محمد سعید صاحب	متے کے ضلع سیالکوٹ
۶۷۵ -	مکرم محمد عبد اللہ صاحب	چک ۱۶۵ / ۱۷ منگلا سرگودھا
۶۷۶ -	مکرم چوہدری احمد دین صاحب	چک ۳۵ جنوبی سرگودھا
۶۷۷ -	مکرم چوہدری شرف الدین صاحب	ڈلیو کے سیالکوٹ
۶۷۸ -	مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب	" "
۶۷۹ -	مکرم چوہدری محمد مالک صاحب	مالو کے بھگت سیالکوٹ
۶۸۰ -	مکرم عبد الستار صاحب	درگانوالی سیالکوٹ
۶۸۱ -	مکرم غلام حسین صاحب	سوبھاگا ضلع سیالکوٹ
۶۸۲ -	مکرم محمد فرید احمد صاحب	گھوڑیوال جھنگ
۶۸۳ -	مکرم چوہدری محمد شریف صاحب	محلہ ملکانوالہ ساہیوال
۶۸۴ -	مکرم محمد یعقوب صاحب	" "
۶۸۵ -	مکرم چوہدری فیض احمد صاحب	کوٹ پیرا سیالکوٹ
۶۸۶ -	مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب	گدیال سیالکوٹ
۶۸۷ -	مکرم ماسٹر جلال دین صاحب	چک ۲۶۳ E-B ساہیوال
۶۸۸ -	مکرم بدر الدین صاحب	کیرانوالا براستہ لالہ موسیٰ
۶۸۹ -	مکرم ملک محمد حسین صاحب	چک ۹۶ جنوبی سرگودھا
۶۹۰ -	مکرم ظفر احمد صاحب گوندل	چک ۹۹ شمالی سرگودھا
۶۹۱ -	مکرم محمود احمد صاحب گوندل	" "
۶۹۲ -	مکرم احمد خان صاحب	کھاریاں
۶۹۳ -	مکرم مستری محمد عبد اللہ صاحب	کوٹ گھمن ضلع سیالکوٹ
۶۹۴ -	مکرم محمد حسین صاحب	" " "
۶۹۵ -	مکرم چوہدری نور محمد صاحب	نوشہرہ درکاں
۶۹۶ -	مکرم چوہدری فرزند علی صاحب	چک ۱۲ / ۱۱ ساہیوال

(نائب ناظر اصلاح وارشاد)

امراء اضلاع کی اطلاع کیلئے ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۶۶ء میں ارشاد فرمایا تھا۔

"آئندہ ہر جماعت کو سالانہ رپورٹ مرکز میں بھجوانی پڑے گی اور انہیں بھجوانی چاہیئے۔ جس میں تمام شعبوں کا ذکر ہو مثلاً اصلاح وارشاد کے سلسلہ میں جماعت نے کیا کیا ہے۔ تعلیم کے سلسلہ میں جماعت نے کیا کیا ہے۔ بجٹ کے پورا کرنے کے سلسلہ میں جماعت نے کیا کیا ہے۔ غرض جتنے شعبے ہیں ان کے سلسلہ میں جماعت کو تفصیلی رپورٹ مرکز کو بھجوانی چاہیئے۔ اس کی ذمہ داری امراء اضلاع پر ڈالی جاتی ہے۔ امراء اضلاع اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ دیکھیں ان کے ضلع کی تمام جماعتیں اپنی سالانہ رپورٹیں مرکز کو بھجوائی ہیں۔ اور وہ اس مجلس شوریٰ کے سامنے بھی اور خلیفۂ وقت کے سامنے بھی جوابدہ ہوں گے"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی روشنی میں امراء اضلاع کو فارم طبع کروا کر بھجوائے جا چکے ہیں اور ہر جماعت کی سالانہ رپورٹ بھجوانے کے لئے بذریعہ خطوط توجہ دلائی گئی ہے۔ اخبار الفضل کے ذریعہ بھی جماعتوں اور امراء اضلاع کو تاکید کی جاتی ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے اپنے ضلع کی ہر جماعت کی سالانہ رپورٹ بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں ایک تحقیقی مضمون

ریویو آف ریلیجنز انگریزی بابت ماہ مئی ۱۹۶۶ء میں تبت کی زبان کی سراغرسانی عربی تک کی گئی ہے۔ تبت کی زبان سنسکرت کی شاخ نہیں ہے۔ بلکہ بجائے خود ایک علیحدہ زبان ہے اور علم اللسان والے اس میں بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ کیونکہ اس زبان کی طرز تحریر اور ہے اور تلفظ اور ہے۔ احباب کے لئے اس کا مطالعہ انشاء اللہ نہایت مفید ہوگا۔ کیونکہ یہ زبان سنسکرت سے علیحدہ ہے اور رسالہ مذکور سے ثابت ہوگا کہ تبت کی زبان بھی عربی کی بیٹی ہے۔ اور یہ امر صاف اور صریح طور پر ثابت ہے۔ سراغرسانی اصول و قواعد کے مطابق سائنٹیفک طریق پر کی گئی ہے۔ جیسا کہ پاکستان ٹائمز نے ۲۸ مارچ ۱۹۶۴ء میں تبصرہ کیا تھا اور لکھا تھا کہ اس تحقیق نے بظاہر ایک ناممکن امر کو ایک حسابی صداقت کی طرح ثابت کر دیا ہے۔

نوٹ:۔ قبل ازیں ریویو انگریزی میں مندرجہ ذیل زبانوں کی سراغرسانی عربی زبان تک کی جا کر اشاعت پذیر ہو چکی ہے۔ یعنی جاپانی زبان۔ لاطینی۔ سویڈش۔ ڈچ۔ سنسکرت
اب ریویو کا یہ شمارہ تبت کی زبان پر مشتمل ہے

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے

(مینیجنگ ایڈیٹر)

درخواست ہائے دعا

۱۔ نصرت عمر ۹ سال بوجہ سرسام ٹائیفائڈ سخت علیل ہے۔
(ایم غلام رسول سدر جماعت بنجاسر اوڈ)

۲۔ خاکسار ایک مقدمہ میں مبتلا ہے (محمد ظہیر الدین احمد شیخوپورہ)

۳۔ میرے دو بچوں نے B.C.S.A. کا امتحان دینا ہے نیز میری پھوپھی صاحبہ بیمار ہیں (احمد شفیع قریشی سیکرٹری اصلاح وارشاد)

۴۔ خاکسار کی طبیعت بوجہ بخار خراب ہے (سعید احمد ڈسپنسر بھچور و سندھ)

۵۔ برادرم عزیزم شیخ محمد بشیر صاحب آزاد کی بیوی عرصہ چھ ماہ سے شدید بیمار ہے لاہور میں اپریشن بھی ہو چکا ہے (حکیم محمد اسمٰعیل غلہ منڈی ربوہ)

۶۔ جاوید حسین ابن چوہدری ناظر حسین چک ۱۶۶ محمود آباد سخت بیمار ہے
احباب ان سب کے لئے دعا فرمادیں۔

دعائے مغفرت:۔ میری بھتیجی امۃ الرفیق ۹ مئی کو وفات پا گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں
(ملک ناصر احمد لائن سپرنٹنڈنٹ واپڈا پاکپتن)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع دلائل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۷۱۶

میں رشید احمد ولد ایم غلام رسول صاحب قوم بھٹی پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نبی سرروڈ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری آمد اس وقت ۱۲۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہوگا۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور کی جائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

(شرط اول -/۲ روپے)

العبد : رشید احمد بھٹی کراکری مرچنٹ نبی سرروڈ

گواہ شد :- ایم غلام رسول والد موصی صدر جماعت احمدیہ نبی سرروڈ ضلع تھرپارکر

گواہ شد : محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر۔

مسل نمبر ۱۸۷۱۷

میں منیر احمد ولد حافظ عبدالواحد قوم جٹ پیشہ تجارت عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نبی سرروڈ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے میری جائداد کوئی نہیں میری آمد اس وقت ۵۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

(شرط اول ایک روپیہ)

الراقم : سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا بجائے سرور

العبد :- منیر احمد۔

گواہ شد محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر۔

گواہ شد :- ایم غلام رسول صدر جماعت احمدیہ نبی سرروڈ ضلع تھرپارکر سندھ

مسل نمبر ۱۸۷۱۸

میں بہشت بی بی زوجہ چوہدری غلام رسول صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۱۰ء ساکن بشیر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع حیدر آباد صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اس جائداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔

(۱) حق مہر مبلغ پانچ سو روپے جو بذمہ خاوند ہے

(۲) میرا زیور حسب ذیل ہے :-

(i) کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی ۱۲۵/- روپے

(ii) ہار طلائی وزنی ۳ تولہ مالیتی ۳۷۵/- روپے

کل مالیت ۵۰۰/-

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

(شرط اول ۵۰-۳ روپے)

الراقم - سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

الامۃ : نشان انگوٹھا بہشت بی بی زوجہ غلام رسول

خاوند موصیہ بشیر آباد سٹیٹ ضلع حیدر آباد۔

گواہ شد محمد حیات سیکرٹری مال بشیر آباد سٹیٹ۔

مسل نمبر ۱۸۷۱۹

میں شریف بی بی زوجہ عبدالستار قوم ... پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ... ساکن بشیر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع حیدر آباد صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس جائداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔

(۱) حق مہر مبلغ سوا چھ سو روپے جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔

(۲) میرا زیور حسب ذیل ہے :-

(i) طلائی گلوبند وزنی ۴ تولے مالیتی ۵۰۰/-

(ii) طلائی انگوٹھی ۸ ماشے ۹۵/-

کل میزان ۵۹۵/- روپے

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور کی جائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

(شرط اول ۵۰-۳ روپے)

الامۃ : نشان انگوٹھا شریف بی بی زوجہ عبدالستار بشیر آباد اسٹیٹ

گواہ شد :- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

گواہ شد :- عبدالستار خاوند موصیہ بشیر آباد سٹیٹ

گواہ شد :- محمد حیات سیکرٹری مال بشیر آباد سٹیٹ ضلع حیدر آباد۔

مسل نمبر ۱۸۷۲۰

میں امینہ بی بی زوجہ چوہدری غلام محمد قوم جاٹ پیشہ خانہ داری عمر ۰۰ سال بیعت ۱۹۳۸ء ساکن بشیر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع حیدر آباد صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس جائداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں ہے۔

(۱) حق مہر مبلغ ۳۲/- روپے بذمہ خاوند

(۲) میرا زیور حسب ذیل ہے :-

(۱) کانٹے طلائی وزنی ۲ تولے مالیتی ۲۵۰/- روپے

(۲) کڑے طلائی وزنی نو تولے ۱۱۵۰/-

(۳) ہار طلائی وزنی ۵ تولے ۶۲۵/- روپے

(۴) چوڑیاں طلائی وزنی ۵ تولے مالیتی ۶۲۵

(۵) انگوٹھیاں طلائی وزنی ۱ تولہ مالیت ۱۲۵/- روپے

کل مالیت ۲۷۵۰ روپے

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

(شرط اول ۵۰-۳ روپے)

الراقم سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

الامۃ :- آمنہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ بشیر آباد سٹیٹ

گواہ شد : غلام محمد خاوند موصیہ امیر جماعت احمدیہ بشیر آباد اسٹیٹ۔

گواہ شد محمد حیات سیکرٹری مال بشیر آباد سٹیٹ

مسل نمبر ۱۸۷۲۱

میں محمد منیر احمد ولد پیر محمد اقبال صاحب قوم صدیقی قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال بیعت دسمبر ۱۹۰۰ء ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ جنوری ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۲۵ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میری یہ وصیت یکم جنوری ۱۹۶۷ء سے نافذ کی جائے۔

(شرط اول -/۵ روپے)

العبد : ڈاکٹر محمد منیر احمد پیر۔ ولد پیر محمد اقبال

H/843 - سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

گواہ شد - عبدالرحمن شاکر ۱۹ انجمن کوارٹرز ربوہ

گواہ شد : پیر معین الدین۔

توسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

روزنامہ الفضل ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں

نیز

اپنا خریداری نمبر بھی ضرور تحریر کیا کریں تاکہ تعمیل بسہولت ہو سکے

ربوہ میں یوم خلافت کے موقع پر عظیم الشان جلسہ کا انعقاد

(بقیہ صفحہ اول)

کہ مومن جب تک اس آب حیات کو پیتے رہیں گے۔ وہ بحیثیت جماعت زندہ رہیں گے اور جب وہ اس آب حیات سے ... ...

... ... منہ پھیر لیں گے تو پھر ان کی جماعتی زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ آپ نے واضح فرمایا کہ جماعتی زندگی ہی نہیں افراد جماعت کی روحانی زندگی بھی خلافت کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ کیونکہ نبوت کے بعد نظام خلافت ہی افراد جماعت کی فلاح و نجاح کا واحد ذریعہ ہوتا ہے۔ جو شخص خلیفہ وقت کو تسلیم نہیں کرتا یا زبان سے تسلیم تو کرتا ہے مگر ان کی ہدایات پر نہیں چلتا اور اطاعت سے روگردانی کرتا ہے وہ نجات نہیں پا سکتا۔ قرآن مجید ایسے لوگوں کے لئے نجات کا دروازہ بند قرار دیتا ہے۔ جو نظام خلافت کے نافرمان اور اللہ تعالیٰ کے اس رنگ میں ناشکر گزار ہوں۔ اس کی تائید میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک واضح اور غیر مبہم تحریر پیش کی۔ نیز آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعدد ارشادات پیش کر کے واضح فرمایا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے، وہ معزول نہیں ہو سکتا۔ چونکہ خلیفہ خدا بناتا ہے اس لئے خدائی تائید اسے حاصل ہوتی ہے اور خدائی روح اس میں کام کر رہی ہوتی ہے۔ کسی میں یہ طاقت نہیں ہوتی کہ اسے ہٹا سکے۔ آپ نے مقام خلافت کی اہمیت و عظمت کو سمجھنے اور کامل اطاعت کے ذریعہ اس کی کما حقہ قدر کرنے کی پُر زور تلقین فرمائی۔

خلافت کی عظیم الشان نعمت اور ہماری ذمہ داریاں

محترم قاضی صاحب موصوف کے بعد مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر ایم اے نے اپنی ایک دینی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اور بعدہ مکرم مولوی محمد یار صاحب عارف نے اس امر پر روشنی ڈال کر کہ خلافت اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم الشان نعمت ہے، واضح فرمایا کہ آج روئے زمین پر صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی وہ منفرد جماعت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے بموجب اس عظیم الشان نعمت سے سرفراز فرمایا ہے لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو اس رنگ میں ادا کریں کہ اس عظیم الشان نعمت کی کما حقہ قدر کا حق ادا ہو سکے۔ آپ نے اس ضمن میں نظام خلافت کے ساتھ دلی وابستگی اور محبت کے رنگ میں رنگین ہو کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہر حکم پر لبیک کہتے ہوئے آپ کی کامل اطاعت بجا لانے کی اہمیت کو واضح فرمایا۔

خلافتِ ثالثہ کی تحریکات

مکرم مولوی محمد یار صاحب عارف کے بعد مکرم جناب نسیم سیفی صاحب نے خلافت کی اہمیت اور خلافت ثالثہ کی عظمت و شان کے بارہ میں اپنی ایک تازہ نظم پیش کی۔

بعدہٗ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریکات اور ان کی اہمیت پر تقریر کی۔ آغاز کار آپ نے خلافت کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ تحریکات

(۱) کوئی احمدی بھوکا نہ رہے
(۲) فضل عمر فاؤنڈیشن
(۳) تعلیم القرآن
(۴) وقف عارضی
(۵) مجلس موصیان کا قیام اور
(۶) چندہ وقف جدید اطفال

کا ذکر کر کے غلبہ اسلام کے ضمن میں ان جملہ آسمانی تحریکوں کی بے اندازہ اہمیت کو واضح فرمایا۔ آخر میں آپ نے خانہ کعبہ کے عظیم الشان مقاصد کے ساتھ تعلق رکھنے والی ایک اور عظیم الشان تحریک کا ذکر فرمایا۔ جس کی تفصیلات ابھی حضور نے باقاعدہ ایک تحریک کی شکل میں بیان نہیں فرمائی ہیں تاہم یہ تفصیلات بیان کرنے سے قبل حضور آج کل اس کے مختلف پہلوؤں پر خطبات ارشاد فرما رہے ہیں اور اس ضمن میں مسلسل وار قریباً نو خطبات ارشاد فرما چکے ہیں۔ مکرم مولوی صاحب نے فرمایا جونہی اس عظیم الشان تحریک کی تفصیلات کا اعلان حضور فرمائیں، ہم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ اس پر والہانہ لبیک کہے۔ ہر شخص حضرت ابراہیمؑ کا نمونہ، ہر بچہ اسمٰعیلؑ کا نمونہ اور ہر ماں حضرت ہاجرہ کا نمونہ پیش کر دکھائے۔ اور غلبۂ اسلام کے ضمن میں حضور جن قربانیوں کا مطالبہ کریں انہیں پیش کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں ہمارا فرض۔

آپ کے بعد مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب کارکن نظارت امور عامہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدأ الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

بعد ازاں صاحب صدر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے صدارتی تقریر میں احباب کو خلافت کی اہمیت کو سمجھنے خود بھی اس کے ساتھ دلی طور پر وابستہ رہنے اور اپنی اولادوں کو بھی اس سے دلی طور پر وابستہ رکھنے اور پورے ذوق و شوق، بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث کی اطاعت بجا لانے اور اس طرح غلبۂ اسلام کو قریب سے قریب تر لانے کی تلقین اور خاص طور پر حضور ایدہ اللہ کی جاری فرمودہ تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی پر زور تحریک فرمائی۔

آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ ساڑھے دس بجے قبل دوپہر اختتام پذیر ہوا۔

محترم چوہدری کرامت اللہ صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم چوہدری کرامت اللہ صاحب آف "کے منسز ہوزری" کراچی مورخہ ۲۶ رمئی ۱۹۶۷ء بروز جمعۃ المبارک چار بجے بوقت فجر کراچی میں بعمر ۶۰ سال وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ محترم بابو اکبر علی صاحب مرحوم آف سٹار ہوزری قادیان کے فرزند اور محترم کرنل عطاء اللہ صاحب وائس چیئرمین فضل عمر فاؤنڈیشن کے بھائی تھے۔

اسی روز آپ کے صاحبزادگان آپ کا جنازہ بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے لاہور اور پھر لاہور سے ۹ بجے شب ربوہ لائے۔ محترم کرنل عطاء اللہ صاحب محترم چوہدری ضیاء اللہ صاحب اور آپ کے بعض دوسرے بھائی اور رشتہ دار جنازہ کے ہمراہ ربوہ آئے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز عشاء کے بعد نماز جنازہ پڑھائی۔ حضور نے جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ اور جنازہ کے ہمراہ بہشتی مقبرہ تک تشریف لے گئے۔ اور تدفین تک وہیں رہے۔ حضور نے تابوت کو قبر میں اتارنے میں بھی حصہ لیا۔ قبر تیار ہونے پر حضور نے ہی دعا کرائی۔

مرحوم بہت خوش اخلاق نیک مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت محبت و اخلاص کا تعلق تھا۔ سلسلہ کی مالی تحریکات میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ فٹ بال اور بیڈمنٹن کے نامی کھلاڑی تھے اوائل جوانی میں قیام دہلی کے دوران فٹ بال میں بہت نام پیدا کیا چوٹی کے کھلاڑی شمار ہوتے تھے اور فائنل مقابلوں میں اکثر گول آپ ہی کیا کرتے تھے۔ مرحوم نے علالت کا طویل زمانہ بہت صبر و رضا سے گزارا۔ کچھ سال قبل آپ کو ٹرین کینسر ہو گیا تھا اس کے علاج کے لئے انگلستان تشریف لے گئے۔ اور خدا کے فضل سے صحت یاب ہو کر واپس آئے۔ بعد ازاں ۱۹۶۳ء میں فالج کا حملہ ہوا۔ علاج معالجہ سے طبیعت بہت حد تک سنبھل گئی لیکن بیماری کے کچھ نہ کچھ اثرات باقی رہے۔ تا آنکہ ۲۶ رمئی ۱۹۶۷ء کو داعی اجل کو لبیک کہہ کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔

آپ محترم ملک مولا بخش صاحب مرحوم آف قادیان کے داماد تھے آپ نے اپنی اہلیہ محترمہ کے علاوہ دو صاحبزادیاں اور چھ فرزند (منصور احمد، مسعود احمد، حمید احمد، طاہر احمد، ظفر احمد، ناصر احمد) اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔ آپ کے اہل و عیال اور جملہ اعزہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر اور معین و مددگار رہے۔ آمین

درخواست دُعا

میری والدہ صاحبہ ۱۵ رمئی ۶۷ء سے گنگا رام ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ ۲۲ رمئی کو ان کا اپریشن ہوا ہے۔ نیز میری ہمشیرہ بھی تین دن سے بہت بیمار ہے۔ صحابہ کرام و احباب جماعت سے ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(فضل الرحمٰن ابن عبدالرحمٰن دہلوی دارالصدر غربی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲